امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

کی عظمت و جلالت اور ان کی مسند کا مقام و مرتبہ

از : حضرت مولانا عبدالرؤف رحمانی / جھنڈا نگری

میں مسند احمد بن حنبل کا نام تیسری اور چوتھی جماعت میں پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا حتی کہ جب دارالحدیث رحمانیہ دھلی میں ساتویں جماعت میں میرا داخلہ ہوا تو اسوقت مسند احمد بن حنبل کی زیارت نصیب ہوئی وہاں بڑا کتب خانہ تھا وہاں بعض کتابوں کے ضمن میں یہ کتاب بھی نظر آ گئی، مقدمہ ابن الصلاح میں کسی جگہ خاتمے پر یہ لکھا ہوا ہے کہ بخاری و مسلم پڑھ کر دھوکے میں نہ آ جاؤ کہ ہم مولانا ہو چکے بلکہ ان کتابوں کے پڑھنے والوں کے لئے ضروری ہو گا کہ امہات کتب مسند احمد بن حنبل اور تاریخ خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر دمشقی وغیرہ کا بھی مطالعہ کرے اس سے ان کے علم میں زیادتی اور نظر میں گونا گوں وسعت پیدا ہو گی، بناء بریں جب میں مدرسہ جھنڈا نگر واپس آیا تو مسند احمد بن حنبل کا اشتیاق غالب تھا، ہمارے مدرسہ میں ہمارے استاذ مکرم مولانا عبدالرحمن صاحب بجوا کے رہنے والے تھے وہ اپنی کسی خانگی ضرورت کے سبب مسند احمد بن حنبل اور کنز العمال کو بیچ رہے تھے، میں نے مولانا سے ان کے مانگے ہوئے دام پر خریداری کر لی اور میں نے مسند احمد بن حنبل چھ جلدوں اور کنزالعمال کا مطالعہ کیا۔ یہ میرے بڑے فارغ البالی کا وقت تھا۔ والد صاحب کا مبارک سایہ سر پر موجود تھا، ان کے ظل عاطفت میں ان چھ جلدوں اور کنزالعمال کا بڑے شوق سے مطالعہ کیا اور میں نے بعض بعض مباحث و مطالب کو چھ کاپیوں میں نوٹ کر لیا یہ کاپیاں اب تک موجود ہیں، لیکن اس کے بعد میں بنارس کسی سفر میں گیا تو مسند احمد بن حنبل پر علامہ احمد بن محمد شاکر نے جو تعلیق اور حاشیہ لکھا اس کا بڑا چرچا سنا تو مجھے بھی اس کتاب کے خریدنے کا شوق پیدا ہوا۔ بنارس کے محلہ مدنپورہ میں ایک بڑے صاحب خیر ہستی بھائی محمد فاروق صاحب کی تھی جو علم و علماء کے بڑے قدردان تھے۔ جاڑوں میں یتیموں اور فقیروں کے لئے جاڑے سے بچنے کا سامان و اسباب دیتے تھے، علماء کو اچھے اچھے کپڑے شیروانی کے لئے دیتے تھے، محلے

میں ہردلعزیز و محبوب خلائق تھے ان کے اوصاف کا مجھے بھی علم تھا ، بناء بریں میں نے ایک عریضہ لکھا کہ مجھے مسند احمد کے تعلیق کی ضرورت ہے جو اس وقت نو جلدوں تک پہنچ چکی تھی ، اور اب (اسکی ۲۲ جلدیں ہیں) انھوں نے میرے معروضہ کو قبول کیا اور اس کو عرب جانے والے دوستوں کے ذریعہ منگوایا ۔ مجھے نو جلدوں کے حاصل کرنے کے وقت بے انتہا خوشی ہوئی ، اورمیں نے بے انتہا دعائیں کیں ۔ اللہ مرحوم مغفور بھائی محمد فاروق کی بال بال مغفرت فرمائے ، اور ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ مرحمت فرمائے ۔ آمین !

جب میں تعلیق مسند احمد بن حنبل کو پا گیا تو اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ، تمام حاشیہ و تعلیق کو پڑھا ۔علامہ احمد ابن شاکر کا علم کس قدر وسیع و ہمہ گیر تھا ، اورکتنی ان کو تبحرو مہارت حاصل تھی کہ کبھی حاشیے میں حافظ ابن حجر پر جرح کر رہے ہیں ، کبھی ابن کثیر پر تنقید کر رہے ہیں ، کبھی امام دارقطنی کی کوئی غلطی دکھا رہے ہیں ۔میں ان کی وسعت نظر علم و تاریخ پر عبور کا قائل و معترف ہو گیا ، میں نے اپنے بعض صوفی اخوان سے سنا ہے کہ ان کی علمی وجاہت کا اتنا احترام تھا کہ جب سلطان عبدالعزیز بن آل سعود کے دربارمیں جاتے تو بادشاہ اپنے مسند سے اٹھ کر ان کی پذیرائی کرتا اورتخت شاہی پر اپنے پاس بٹھاتا تھا ، مجھے سعودیہ جانے پر ان کا دیکھنا نصیب نہیں ہوا ، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ، اور ان کی قبر کو انوار سے منوّر کرے ، آمین !

اب میں آنے والے سطورمیں مسند احمد کے متعلق ائمہ دین نے جو کلمات اورفقرے لکھے ہیں ، ان کی ترجمانی کر رہا ہوں ، ان ائمہ دین کے فیصلوں سے آپ کو مسند احمد بن حنبل کی اہمیت معلوم ہو جائے گی ۔

۱۔ " قال الشافعی لاحمد : انه اعلم بالاخبار الصحیحة منا ، فا ذاکان خبر صحیح فاعلمونی حتی اذهب الیه کوفیا کان اوبصریا اوشامیا " حکاه ابن الهمام ۔ (حجة الله البالغة ج ۱ ص ۱۳۸)

امام شافعی نے امام احمد کی بابت فرمایا : کہ وہ اخبار صحیح کے ہم سے بڑے عارف ہیں پس جب کوئیکوئی صحیح حدیث ہو تو مجھے بتلاؤ تا کہ ان کے پاس جاؤں وہ حدیث کوفی ہو یا بصری ہو یا شامی ہو ۔ اس سے امام احمد بن حنبل کا مقام معلوم ہوتا ہے ۔

۲۔ مقدمہ " مسند احمد " میں طبقات کبری لابن السبکی کے حوالہ سے منقول ہے کہ امام احمد نے خود فرمایا : " عملت هذا الکتاب اماما اذا اختلف الناس فی سنة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رجع الیه " (مقدمہ مسند ص ٦)

میں نے اس کتاب کو امام بنایا ہے جب لوگ کسی سنت کے بارے میں اختلاف کریں گے

اس کی جانب مراجعت ہو گی ۔

۳ ۔ امام حافظ ابوموسی مدینی نے فرمایا : " جعل هذا الكتاب يعنى مسند الامام احمد اماما ومعتمدا اوعند التنازع ملجا ومسندا " (ایضا خصائص المسند ص ۲۴)

اس کتاب یعنی مسند امام احمد بن حنبل کو امام اور اعتماد کے قابل بنایا لیکن اگر کسی حدیث میں اختلاف ہو تو احمد ہی کی روایت کو پیشوا اور سند قرار دیا جائے گا اور اسی پر اعتماد ہو گا ، اور تنازع کے وقت ملجاء و مسند ۔

۴ ۔ " قال الامام احمد : هذا الكتاب قد جمعته وانتقنته من اكثر من سبع مائة و خمسين الفا فمااختلف المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فارجعوا اليه فان كان وا فليس بحجة " (ص ۷)

امام احمد نے فرمایا : میں نے اس کتاب کو ساڑھے سات لاکھ احادیث سے منتخب کر کے جمع کیا ہے پس جس حدیث کے بارے میں مسلمان اختلاف کریں اس کی تحقیق کے لئے اس کتاب کی طرف رجوع کریں ، اگر اس میں موجود ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ روایت حجت نہیں ہے ۔

سند و متن احادیث کی صداقت و حجت

۵ ۔ " قال ابوموسى المدينى : ولم يخرج الا عمن ثبت عنده صدقه و ديانه دون من طعن فى امانته " ۔ (ص ۶)

امام ابو موسی المدینی نے فرمایا : امام احمد نے صرف انہی شیوخ سے روایت کیا ہے جن کی صداقت و دیانت ان کے نزدیک ثابت شدہ تھی ، ان لوگوں سے روایت نہیں کی ہے جن کی امانت داری مطعون ہے ۔

۶ ۔ " قال ابوموسى المدينى : وان ما اودعه الامام احمد فى مسنده احتاط فيه اسنادا ومتنا ولم يورد فيه الا ماصح سنده " ۔ (ص ۶)

امام المدینی کہتے ہیں : امام احمد نے جن روایات کو مسند کے اندر درج فرمایا ہے ، ان کے متن و سند کے بارے میں بڑی احتیاط برتی ہے ، صرف انہی روایات کو درج کیا ہے جن کی سند صحیح ہے ۔

۷ ۔ حافظ ابن حجر کا مقولہ علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں نقل کیا ہے کہ مسند احمد میں صرف چار احادیث واہیہ غیر ثابتہ ہیں ، باقی سب مستحسن اور لائق احتجاج ہیں ۔

۸ ۔ مسند احمد میں اغلب حصہ حضرت امام احمد بن حنبل کا مدون و مرتب کیا ہوا ہے، دوسرا اور قلیل حصہ امام عبداللہ بن امام احمد بن حنبل جسے "زیادات عبداللہ" کہا جاتا ہے۔ تیسرا حصہ علامہ ابو بکر قطیعی کا ہے

جو سب سے قلیل تر ہے، اسے "زیادات قطیعی" سے موسوم کیا جاتا ہے، اس کے متعلق شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "احادیث مسنده غالبها وجمهورها احادیث جیدة یحتج بها وهی اجود بکثیر من احادیث سنن ابی داؤد۔ (منہاج السنة ج ۴ ص ۱۶۱)

مسند احمد کا اکثر و غالب حصہ عمدہ ہے اور لائق احتجاج ہے اور وہ سنن ابی داؤد کی بہت سی روایتوں سے کہیں عمدہ ہیں۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں شرط فی المسند ان لایروی عن المعروفین بالکذب عنده وان کان فی ذلک ماعنده ضعف۔ (منہاج السنة ج ۴ ص ۲۷۴)

مسند احمد میں التزام کیا ہے کہ معروف بالکذب یعنی جن کا جھوٹ مشہور ہے راویوں سے نہیں روایت کریں گے گرچہ اس میں بعض ضعیف روایتیں موجود ہیں۔

۹۔ صاحب منتخب کنزالعمال ہمارے ہندوستان صوبہ گجرات کے زیر دست علامہ علی بن حسام الدین جو علی متقی کے نام سے مشہور ہیں، منتخب کنزالعمال میں لکھتے ہیں:

"وکل ما کان فی مسند احمد فهو مقبول فان الضعیف الذی فیه یقرب من الحسن"۔

(مقدمة منتخب کنزالعمال علی حاشیة مسند احمد)۔ (ص ۹)

یعنی مسند احمد میں جو کچھ ہے سب مقبول ہیں۔ اس کی ضعیف مرویات بھی درجہ حسن کے قریب ہیں۔

۱۰۔ ساتویں صدی ہجری کے نامور محدث حافظ ابوالحسن بن محمد بعلبکی (المتوفی ۷۰۱ ھ) سے سوال کیا گیا کہ آپ کو صحاح ستہ حفظ ہے جواب دیا یاد بھی ہے اور انہیں یہ بھی پوچھا گیا کہ یہ کیسے؟ جواب دیا:

"ان احفظ مسند احمد ما یفوت المسند من الکتب الستة الاقلیل"۔ (

المصعد الاحمد ص ۳۲)

یعنی مجھ کو مسند احمد یاد ہے، اور مسند احمد میں صحاح ستہ کی تقریباً سب روایتیں ہیں اس لئے گویا سارا صحاح ستہ یاد ہے۔

ساڑھے سات لاکھ احادیث سے مسند احمد بن حنبل کا انتخاب

امام احمد نے فرمایا: "ان هذا الکتاب قد جمعته وانتقیته من اکثر من سبعمائة و خمسین

الفا "۔ یہ کتاب میں نے جمع کی ہے ، اور ساڑھے سات لاکھ حدیثوں سے منتخب کیا ہے ۔

(خصائص المسند ص ۱۶۴)

مسند احمد کا اعلیٰ مقام

۱۱ ۔ علامہ جزری لکھتے ہیں : " هو كتاب لم يرى على وجه الارض كتاب اعلى منه " ۔

یعنی یہ کتاب ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ روئے زمین پر اس طرح کی کتاب (جو اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع ہے) دیکھنے میں نہیں آئی ۔ (المصعد الاحمد ص ۱۲۹)

مسند احمد کو کیا ائمہ نے پڑھا

امام احمد بن حنبل سے انکے بیٹے عبداللہ بن احمد نے سماع کیا اور عبداللہ بن احمد سے ابو بکر قطیعی نے اور ان سے ابن المذهب نے اور ان سے ابوالقاسم هبتہ الدین الحصین نے اور ان سے حنبل بن عبداللہ نے اور ان سے حافظ علی ابوالحسن جو ابن البخاری کے نام سے مشہور ہیں ، کیونکہ ان کے والد بخارا شہر چلے گئے تھے ، اور ان سے یعنی حافظ علی ابوالحسن ابن البخاری سے حافظ منذری ، حافظ ابو الحجاج مزی اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ جیسے رفیع الشان ائمہ نے درس حدیث لیا ۔ (المصعد الاحمد ص ۴۶ تا ۵۰)

نوٹ :۔

حافظ ابو بکر قطیعی ، ابن المذهب ، ابن الحصین ، حافظ حنبل بن عبداللہ ، حافظ ابو الحسن ابن البخاری کے مکمل و مفصل حالات و کمالات علمیہ کا تذکرہ " المصعد الاحمد " اور " البدایتہ والنہایتہ " اور " تاریخ خطیب بغدادی " ہے ۔

امام ابوداؤد سجستانی کا امام احمد بن حنبل سے تلمذ

امام احمد بن حنبل امام ابوداؤد کے استاذ تھے ، اور ان کی زندگی پر سب سے گہری چھاپ امام احمد بن حنبل کی پڑی تھی ۔ امام ابوداؤد امام احمد بن حنبل سے حدیث و فقہ میں اور جرح و تعدیل کے مسائل میں بہت سے استفسارات فرماتے رہتے تھے ، انہوں نے مسائل احمد بن حنبل کے عنوان سے ایک مستقل کتاب بھی تالیف کی ہے ۔ آپ امام احمد بن حنبل کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ، ان کی مجلس میں ایک مدت تک انہوں نے حاضری دی ۔ بہت سے نازک و پیچیدہ و فروعی و اصولی مباحث میں ان سے سوالات

کرتے رہے ۔ (سیر اعلام النبلاء : ج ۱۳ ص ۱۲۵)

امام ذہبی نے لکھا ہے کہ : امام احمد بن حنبل کی شخصیت سے امام ابوداؤد کو گہری انسیت اور تعلق خاطر تھا ، تاریخ میں یہاں تک لکھا گیا ہے کہ سیرت و عادات اور چال ڈھال میں ان کو امام احمد بن حنبل سے تشبیہ دی جاتی تھی ۔ (تذکرۃ الحفاظ : ج ۲ ص ۵۹۲ ۔ البدایۃ والنہایۃ : ج ۱۱ ص ۵۵)

امام ابوداؤد نے ایک بار اپنے شیخ امام احمد بن حنبل کو ایک غریب حدیث سنائی جس سے امام صاحب واقف نہ تھے ، چنانچہ امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو ان کے واسطے سے قلم بند کیا ، امام ابوداؤد اسے اپنے لئے بڑے اعزاز و فخر کی بات سمجھتے تھے ۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۲۱۱)

احمد بن حنبل کی احادیث کا مرتبہ

" کتاب المسند یحتوی علی نیف واربعین الف حدیث " - (فہرست ابن الندیم)

اس سے معلوم ہوا کہ مسند احمد میں چالیس ہزار سے زائد احادیث درج ہیں ۔ اس فہرست میں ۷۷ ۲ ھ تک ہر قسم کی لکھی گئی کتابوں کا تذکرہ ہے ، چنانچہ علامہ محمد اسحاق " صاحب الندیم " نے "کتاب الزہد " سمیت امام احمد کی ۱۳ کتابوں کا ذکر کیا ہے ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مسند احمد بن حنبل کے متعلق لکھا ہے :

وجعل مسنده میزانا یعرف به حدیث رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فما وجد فیه ولو بطریق واحد فله اصل والا فلا اصل له ۔ (حجة الله البالغة ج ۱ ص ۱۶۱)

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کو میزان بنایا ہے جس سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شناخت ہوتی ہے ، پس جو حدیث مسند کے اندر موجود ہو خواہ وہ ایک ہی سند سے مروی ہو اس کی ضرور اصلیت ہے ورنہ اس کی اصلیت نہیں ۔

امام احمد بن حنبل کا ابتلاء اور مصائب پر صبر واستقامت

امام احمد بن حنبل کے حالات و سوانح حیات پر بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں : ان میں سے کتاب المناقب لابن الجوزی میں نے مکمل پڑھی ، اور " مرآۃ الجنان اتحاف النبلاء اور صفة الصفوة اور تاریخ الاسلام للذہبی وغیرہ میں بھی ان کے مرتبے کا تعارف و تذکرہ کیا گیا ہے ۔

انہوں نے قرآن کو کلام اللہ کہہ کر اسے مخلوق نہ کہنے پر بڑی سزائیں اٹھائیں اور ڈھائی برس تک درے اور کوڑے کی سزا پاتے رہے ۔ ڈھائی برس کے بعد انھیں اس وقت کے خلیفہ نے آزاد کیا ۔ اس وقت اسلامی حکومت نے انکے خلاف جارحانہ کارروائی شروع کر رکھی تھی ، اور یہ کڑی سزائیں ان کو دی جا

رہی تھیں۔ آج کی جمہوری یا شخصی حکومتوں میں اگر عصر حاضر کے چوٹی کے علماء کو ایسی سزائیں دی جاتیں تو عالم اسلام سے چیخ و پکار اور صدائے احتجاج بلند ہونے لگے۔موجودہ مشہور زمانہ علماء کرام اور فقیہان عظام پر اس طرح کی ظلم و زیادتی اور قید و بند اور کوڑوں کی سزائیں اگر خدانخواستہ کسی ظالم حکومت کی طرف سے ہونے لگے اور اسی کلمہ حق کے اعلان کے سبب اس طرح کے عتاب و تھاب کے تختۂ مشق بنیں تو کیا اس زمانے کے علماء و فقہاء اور عوام و خواص اس کو برداشت کرسکیں گے، پوری دنیا عالم عرب بھی اور عالم عجم بھی صدائے احتجاج بلند کریں گے؟ امام احمد بن حنبل نے جو اسلامی حکومت سے قید و بند اٹھائی ہے، وہ ایک کلمۂ حق کے اظہار کے سبب اٹھائی ہے۔کیا آج بھی اسی طرح کلمۂ حق کہنے کے لئے لوگ تیار ہیں؟۔

یعنی امام احمد بن حنبل کی شہرت روایات مسند کی وجہ سے جتنی زیادہ ہے اس سے کہیں زیادہ ایک کلمہ حق کی خاطر قید و بند اور محنت و مشقت برداشت کرنے کے واقعات کی وجہ سے بھی ہے۔ تاریخ کو یاد ہے کہ حافظ ابن حجر نے " درر کامنہ " میں لکھا ہے کہ ان کو قرآن کے فتنے میں اس قدر زوردار کوڑے برسائے گئے کہ "لو ضرب به الفیل لھرب" یعنی ایسے سخت کوڑے ہاتھی پر برسائے جاتے تو ہاتھی بھاگ جاتا۔ یہ امام احمد بن حنبل کا بلند و بالا مقام تھا، ہمارے تصورات سے بھی بڑی سے بڑی اور اونچی شخصیت تھی جسکی نظیر و تمثیل پیش کرنے سے یہ زمانہ قاصر ہے۔ آپ کے متعلق اسلامی تاریخ میں یہ جملہ محفوظ ہے کہ آپ ناصر سنن و صابر محن تھے یعنی آپ نے سنتوں کی روایت کی اور اسکی نصرت کا حق ادا کیا، اور محنتوں، مشقتوں اور آزمائشوں میں اور کوڑے برسائے جانے کے زمانے میں آپ نے ہر طرح کے صبر و استقامت کا عملی مظاہرہ کیا اور بہتر نمونہ پیش فرمایا۔

مضت الدھور وما اتین بمثله

ولقد اتی فعجزن عن نظرائه

****

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ آپکی ادنی سی توجہ ادراہ کو غیر ضروری محنت اور وقت کے ضیاع سے بچائے گی۔ شکریہ

(منیجر حرمین)